منہج تخریج حدیث

تحریر ڈاکٹر افتخار احمد
اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

AN INTRODUCTION

Islamic law is the knowledge, which has been revealed by almighty Allah. It has two basic sources one is the Holy Qur'an and the other is the Hadith (practice of the Prophet (PBUH). The Qur'anic injunctions are brief and some times it needs explanation. Explanation of those injunctions is the duty of the Prophet. The Prophet (PBUH) used to explain the Qur'an whenever he felt he felt necessary and some times through the questions of his companions, i.e. sahaba (R.A). In early century when the compilation of the ahadith was being made the muhadithin used to write matan (text of the hadith) along with the sand (chain of the narration) of the hadith. As a result of their efforts and interest of the society

the knowledge of the ahadith became so popular and the people so aware of the saying of the Prophet (PBUH). The procedure of quoting the sanad and matan together was changed by some of the muhadditħin started writing ahadith without isnad. The same procedure of quoting ahadith without isnad was also adopted in other subjects. Now new scholars of the time face difficulty in determining the authenticity of a hadith when ever see a hadith without in sanad. This problem has been solved through takhrij -e- hadith by the muhadithin to determine the authenticity of that particular hadith. They have introduced five methods for the search of a hadith and by using those methods a scholar can easily find the required hadith. This article contains one out of those five methods along with its necessary references for the benefit of the researchers.

اسلامی قانون کے دو بنیادی ماخذ ہیں، ایک اللہ تعالی کی آخری کتاب قرآن مجید۔ اور دوسرا رسول اکرم ﷺ کی حدیث۔ قرآن مجید میں بیسیوں احکام مجمل ہیں اور اللہ تعالی نے خود قرآن مجید میں ان مجمل احکام کے بیان وتفسیر کا پہلا حق رسول اکرم ﷺ کو دیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے بعض اوقات ازخود اور بعض اوقات صحابہ کرام کے استفسار پر مجمل احکام کی تشریح کا فریضہ سرانجام دیا۔

جب تدوین حدیث کا باضابطہ آغاز ہوا تو متقدمین نے جہاں بھی حضور اکرم ﷺ کی احادیث سے استشھاد کیا وہاں ان کو مع اسناد ذکر کیا یہ کام ہمیں تفسیر وحدیث کی ضابطہ کتب میں نظر آتا ہے۔

اس کے بعد جب علوم کی تقسیم ہوئی اور ہر علم ایک مستقل حیثیت اختیار کر گیا، اور اس فن کے ماہرین نے اپنی تالیفات میں احادیث سے استدلال برابر جاری رکھا، لیکن انہوں نے اپنی کتب میں پوری حدیث ذکر کرنے کے بجائے بعض اوقات حدیث کا کوئی جملہ یا کوئی خاص حصہ یا بعض اوقات حدیث بغیر سند کے ذکر کر دی۔ یہ طریقہ ہمیں عقائد، تفسیر، احکام القرآن، حدیث " مختصر مجموعوں " اصول فقہ، فقہ، تصوف اور تاریخ میں ملتا ہے، اور اب متاخرین کی کتب میں تو اس کی اور بھی کثرت ہے۔ اب اگر کوئی آدمی کسی کتاب میں درج حدیث کا درجہ وحیثیت معلوم کرنا چاہے، نیز یہ کہ حدیث کس کتاب میں ہے تو اس کے لئے بڑی مشکل تھی۔ اور اس مشکل کا احساس علماء کو پہلے ہی ہو گیا تھا۔ اس لیے انہوں نے متعدد کتب میں درج شدہ احادیث کی تخریج کی، اور اگر کہیں ضرورت محسوس ہوئی تو اس حدیث کا صحت وسقم کے اعتبار سے درجہ بھی متعین کیا۔

اس وقت حدیث کی بلامبالغہ سینکڑوں کتب موجود ہیں اور علماء نے ان کتب سے حدیث تلاش کرنے کے پانچ اسالیب ومناہج (طریقوں) کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ اسالیب درج ذیل ہیں:

ا۔ حدیث کے راوی (صحابی) کا نام معلوم ہو۔

۲۔ متن حدیث کا پہلا لفظ معلوم ہو۔

۳۔ متن حدیث کا مشہور لفظ معلوم ہو۔

۴۔ مطلوبہ حدیث کا موضوع معلوم ہو۔

۵۔ حدیث کے متن اور سند کے اعتبار سے (اس) حدیث کے خاص مفہوم کو مد نظر رکھتے ہوئے حدیث تلاش کی جاسکتی ہے، اس مقالے میں راقم نے منہج تخریج حدیث (حدیث تلاش کرنے چوتھے طریقے) کا ذکر کیا ہے۔ نیز یہ کہ اس سلسلے میں کن کن کتب حدیث کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے؟۔

حدیث کو اس کے موضوع ومضمون کا تعین کر کے تلاش کیا جائے:

ا۔ اس طریقے کی طرف کب رجوع کیا جائے؟

اگر کوئی محقق حدیث تلاش کرنا چاہیئے تو اسے سب سے پہلے اس حدیث کا موضوع متعین کرنا چاہیئے اور موضوع کی تعیین علمی ذوق اور تجربے کی مناسبت سے ہی ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ بعض اوقات ایک حدیث ایک سے زائد موضوعات سے متعلق ہوتی ہے، اس لئے

ہر شخص ہر حدیث کا موضوع آسانی سے متعین نہیں کرسکتا، اور خاص طور اس وقت یہ دقت اور بڑھ جاتی ہے جب بعض احادیث کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ اس حدیث کا خاص موضوع کیا ہے؟ بہر حال ان سب مشکلات کے باوجود بوقت ضرورت اس طریقے کو حدیث کی تلاش کے سلسلے میں استعمال کیا جاتا ہے، اور دوسرے طریقے کی عدم موجودگی میں یہ طریقہ سب سے آسان ہے۔

۲۔ یہ طریقہ کب استعمال کیا جائے؟

ایسی نئی کتب حدیث جو فقہی ابواب اور موضوعات پر مرتب کی گئی ہیں، ان کتب سے حدیث تلاش کرنے کے وقت مذکورہ بالا طریقے سے استفادہ کیا جائے گا، ایسی کتب کی تعداد تو بہت زیادہ ہے، ہم ان کتب کو تین اقسام پر تقسیم کر سکتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

ا۔ ایسی کتب جو دین کے تمام ابواب و موضوعات پر مشتمل ہوں۔ ان کی متعدد اقسام ہیں، ان میں مشہور درج ذیل ہیں:

١۔ الجوامع　　٢۔ المستخرجات والمستدركات على الجوامع۔

٣۔ المجامع　　٤۔ الزوائد　　٥۔ مفتاح كنوز السنه

۲۔ ایسی کتب حدیث جو دین کے اکثر ابواب و موضوعات پر مشتمل ہوں، انکی بھی متعدد انواع ہیں، ان میں سے مشہور درج ذیل ہیں:

١۔ السنن　　٢۔المصنفات　　٣۔ الموطات

٤۔المستخرجات علی السنن

۳۔ایسی کتب حدیث جوابواب دین میں سے کسی خاص موضوع پر مشتمل ہوں اس کی متعدد انواع ہیں،ان میں درج ذیل زیادہ مشہور ہیں:

۱۔الاجزاء	۲۔الترغیب والترھیب	۳۔الزھد
۴۔الفضائل	۵۔الآداب	٦۔الاخلاق
۷۔خاص موضوعات جیسے اخلاص وغیرہ	۸۔کسی دوسرے فن میں لکھی گئی کتاب جیسے تفسیر،تاریخ وغیرہ	۹۔کتب تخریج

۱۰۔کتب حدیث کی شروح وتعلیقات

۱۔ایسی کتب حدیث جودین کے تمام ابواب وموضوعات پر مشتمل ہیں:

اس قسم کی کتب سے وہ کتب حدیث مراد ہیں جن کو ان کے مؤلفین نے فقہی ابواب کے مطابق مرتب کیا ہو،اور وہ کتب تمام موضوعات دین پر مشتمل ہوں۔مثلا: ان میں ایمان،طہارت،عبادات،معاملات،نکاح،تاریخ،سیر،مناقب،تفسیر،آداب،مواعظ، قیامت کے حالات، جنت وجہنم کا ذکر، مستقبل کے فتنوں کا تذکرہ اور علامات وغیرہ سب

ان میں مذکور ہوں۔

ا۔اس قسم کی کتب حدیث کے کئی نام ہیں،ان میں سے زیادہ مشہور درج ذیل ہیں:

١۔ الجوامع ٢۔ المستخرجات علی الجوامع ٣۔المستدرکات علی الجوامع

٤۔المجامیع ٥۔ الزوائد ٦۔ مفتاح کنوز السنه

اب ہم ان کتب حدیث میں سے ہر ایک کی تعریف، کتب اوران کا طریقہ ذکر کرتے ہیں:

ا۔الجوامع:

الجوامع جامع کی جمع ہے اور ''جامع'' محدثین کی اصطلاح میں حدیث کی ہر اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں وہ تمام احادیث مذکور ہوں، جن کی ایک مسلمان کو ضرورت پیش آتی ہے، مثلاً عقائد، احکام، کھانے پینے کے آداب، سفر کے آداب، تفسیر، تاریخ، سیر، فتن، فضائل وغیرہ (جن کا ذکر پہلے بھی گزرا ہے) جوامع کی مشہور کتب درج ذیل ہیں:

ا۔ جامع الاصول من احادیث الرسول ،ابن الاثیر ٦٠٦ھ) ا۔

اس کا اختصار وجیہ الدین عبدالرحمٰن علی بن محمد بن عمر الربیع (٩٥٠ھ) ٢۔

۲۔ تیسیر الوصول الی جامع الاصول یہ کتاب دوجلدوں میں ہے ۳۔
ایک اختصار شرف الدین ابوالقاسم ھبۃ اللہ الشافعی نے کیا ہے، (۷۳۸ھ) ۴۔

۳۔ اور اس کا نام "تجرید جامع الاصول من احادیث الرسول" ہے۔

۴۔ جامع الجوامع السبعة : صحيحين سنن اربعه ، دارمی، ابوعبدالله (محمد بن عتيق) بن على التجيبى الغرناطی (٦٤٦هـ) ۵۔

۵۔ الجمع بين الاصول الستة ومسانيد (احمد ، البزار ، وابی یعلی، والمعجم الکبیر) عماد الدين ابى الفداء اسماعيل بن عمر ابن کثیر (٧٧٤ هـ) ۶، اس کا پورا نام: "جامع المسانيد والسنن الهادى لاقوم السنن" ۷۔

۶۔ جامع المسانید ابوالفرج ابن الجوزی ۸ اس میں صحیحین، مسند احمد، ترمذی، (یہ بھی مسانید کی ترتیب پر ہے) ۹۔

۷۔ جامع المسانید ۱۰ جلال الدین السیوطی ۱۱۔

۸۔ جامع ابو عبدالله سفيان بن سعيد بن مسروق (م ۱۶۱ھ) ۱۲۔

۹۔ جامع المسانید :امام ابی المويد محمد بن محمود الخوازمی (۳۳۶ھ) ۱۳۔

اس میں پندرہ مسانید کا تذکرہ ہے جن کو درج ذیل ائمہ نے جمع کیا ہے:۔

۱۔ مسند ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب ابن الحارث (۲۵۸۔۳۴۰ھ) بن خلیل الکلا بازی الحارثی ۱۴۔

۲۔ حافظ ابو القاسم طلحۃ بن محمدبن جعفر الشاھد العدل (۱۵)۔

۳۔ ابو الحسین محمد بن المظفر بن ھرسی بن عیسی (م۳۷۹ھ) ۱۶۔

۴۔ ابو نعیم احمد بن عبداللہ احمد اصفہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ) ۱۷۔

۵۔ ابوبکر محمد بن عبدالباقی ابن محمد الانصاری البغدادی الحنبلی (۴۴۳۔۵۳۰ھ) ۱۸۔

۶۔ حافظ ابو احمد بن عبداللہ بن عدی الجرجانی (۲۷۷۔۳۶۵ھ) ۱۹۔

۷۔ امام حسن بن زیاد اللؤلؤی (۱۱۶۔۲۰۴ھ) ۲۰۔

۸۔ حافظ عمر بن الحسن الاشنانی (م۳۳۹ھ) ۲۱۔

۹۔ امام ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی الکلاعی ۲۲۔

۱۰۔ حافظ ابوعبداللہ محمد بن الحسین بن محمد ابن خسرو البلخی ۲۳۔

۱۱۔ امام ابویوسف القاضی یعقوب بن ابراھیم (م۱۸۲ھ) ۲۴۔

۱۲۔ امام محمد بن الحسن الشیبانی (۱۳۱،۱۳۵،۱۸۹) ۲۵۔

۱۳۔ امام حماد بن ابی حنیفہ (۱۷۶ھ) ۲۶۔

۱۴۔ امام محمد بن الحسن (۱۳۱۔۱۸۹ھ) ۲۷۔

۱۵۔ امام حافظ ابو القاسم عبداللہ بن محمد ابن ابی العوام ۲۸۔

یہ کتاب المکتبۃ الاسلامیہ، سمندری فیصل آباد سے دو جلدوں میں شائع ہوگئی ہے۔ اب ہم "الجامع الصحیح للبخاری" کا تعارف کرا رہے ہیں تاکہ جوامع کی مزید وضاحت ہوسکے۔

الجامع الصحیح للبخاریؒ:

امام محمد بن اسماعیل البخاری (۱۹۴۔۲۰۶ھ) ۲۹۔ نے اپنی اس کتاب کا پورا نام یہ رکھا تھا "الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ"۔

امام بخاری نے اسے فقہی ابواب کے مطابق مرتب کیا ہے۔ لیکن آغاز "کتاب بدء الوحی" سے کیا، پھر "کتاب الایمان" اس کے بعد "کتاب العلم" وعبادت وطہارت وغیرہ ذکر کئے ہیں اور اختتام "کتاب التوحید" پر کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی اس صحیح میں مجموعی طور پر (۹۷) ستانوے کتب کے عنوانات ذکر کئے ہیں۔ ہر کتاب کے ذیل میں متعدد ابواب ذکر کئے ہیں، اور ہر باب میں متعدد احادیث ہیں۔

اب ہم ذیل میں صحیح بخاری میں مذکور عنوان کی فہرست دے رہے ہیں تاکہ محقق کو یہ

اندازہ ہوسکے کہ جوامع کس طرح دین کے موضوعات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ یہ عنوانات امام بخاری نے خود ذکر کیے ہیں۔

نمبر شمار	کتاب کا نام	نمبر شمار	کتاب کا نام
۱۔	بدء الوحی ۔	۲۔	الایمان۔
۳۔	العلم۔	٤۔	الوضوء۔
٥۔	الغسل۔	٦۔	الحیض۔
۷۔	التیمم۔	۸۔	الصلاۃ۔
۹۔	مواقیت الصلاۃ۔	۱۰۔	الاذان۔
۱۱۔	الجمعة۔	۱۲۔	الخوف۔
۱۳۔	العیدین۔	١٤۔	الوتر۔
۱٥۔	الاستسقاء۔	۱٦۔	الکسوف۔
۱۷۔	سجودالقران۔	۱۸۔	تقصیر الصلاۃ۔
۱۹۔	التهجد۔	۲۰۔	الصلاۃ فی مسجد مکة والمدینة۔
۲۱۔	العمل فی الصلاۃ ۔	۲۲۔	السهو۔
۲۳۔	الجنائز۔	۲٤۔	الزکاۃ۔

٢٥ـ	الحج۔	٢٦ـ	العمرة۔۔
٢٧ـ	المعتمر۔	٢٨ـ	جزاء الصيد۔
٢٩ـ	فضائل المدينة۔	٣٠ـ	الصوم۔
٣١ـ	صلاة التراويح۔	٣٢ـ	فضل ليلة القدر۔
٣٣ـ	الاعتكاف۔	٣٤ـ	البيوع۔
٣٥ـ	السلم۔	٣٦ـ	الشفعة۔
٣٧ـ	الاجازة۔	٣٨ـ	الحوالات۔
٣٩ـ	الكفالة۔	٤٠ـ	الوكالة۔
٤١ـ	الشرب والمساقاة۔	٤٢ـ	الاستقراض واداء الديون۔
٤٣ـ	الخصومات۔	٤٤ـ	اللقطة والمساقاة۔
٤٥ـ	المظالم والغصب۔	٤٦ـ	الشركة۔
٤٧ـ	الرهن۔	٤٨ـ	العتق والغصب۔
٤٩ـ	المكاتب۔	٥٠ـ	الهبة۔
٥١ـ	الشهادات۔	٥٢ـ	الصلح۔
٥٣ـ	الشروط۔	٥٤ـ	الوصايا۔
٥٥ـ	الجهاد والسير۔	٥٦ـ	فرض الخمس ۔

٥٧-	الجزية-	٥٨-	بدء الخلق-
٥٩-	الانبياءْ-	٦٠-	المناقب-
٦١-	فضائل اصحاب النبی ﷺ-	٦٢-	مناقب الا نصار-
٦٣-	المغازی-	٦٤-	تفسير القرآن-
٦٥-	فضائل القرآن-	٦٦-	النكاح-
٦٧-	الطلاق-	٦٨-	النفقات-
٦٩-	الاطعمة-	٧٠-	العقيقة-
٧١-	الذبائح والصيد-	٧٢-	الاضاحی-
٧٣-	الاشربة-	٧٤-	المرضی-
٧٥-	الطب-	٧٦-	اللباس-
٧٧-	الادب-	٧٨-	الاستئذان -
٧٩-	الدعوات-	٨٠-	الرقاق-
٨١-	القدر-	٨٢-	الايمان والنذور-
٨٣-	الكفارات-	٨٤-	الفرائض-
٨٥-	الحدود-	٨٦-	الديات-

۸۷۔	استتابة المرتدين ۔	۸۸۔	الاكراه۔
۸۹۔	الحيل۔	۹۰۔	تعبير الرؤيا۔
۹۱۔	الفتن۔	۹۲۔	الاحكام۔
۹۳۔	التمنى ۔	۹٤۔	اخبار الآحاد۔
۹۵۔	الاعتصام بالكتاب والسنة ۔	۹٦۔	التوحيد۔

۲۔ المستخرجات على الجوامع:

مستخرج کا معنی:

مستخرجات ''مستخرج'' کا جمع ہے۔محدثین کے نزدیک مستخرج حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں کہ اس کا مؤلف حدیث کی کسی کتاب کی احادیث کو اپنی سند کے ساتھ ذکر کرے۔ لیکن وہ دوسرے مؤلف کے ساتھ اس کے استاد یا اس سے اوپر کسی راوی میں مل جائے خواہ یہ اتفاق صحابی میں ہی ہوں، اس سلسلے میں صرف اتنی شرط ہے کہ یہ نئی مسند پہلے سے اتنی مختلف نہ ہو کہ سرے سے سند ہی مفقود ہو جائے۔الا یہ کہ ایسا کسی مجبوری کی وجہ سے ہو مثلاً علو سند یا کوئی اور اہم بات پیش آجائے۔بعض اوقات یہ نیا آدمی (مستخرج) کسی حدیث کو چھوڑ دیتا ہے کیونکہ وہ اس کی سند سے متفق نہ ہوتا اور بعض اوقات وہ اصل کتاب والی سند ہی کو ذکر کرتا ہے۔

مستخرج کے مؤلف کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اصل کتاب کے ترتیب کے موافق ہی اپنی کتاب کی ترتیب کو رکھے کیونکہ مستخرجات علی الجوامع کا موضوع بھی دراصل جوامع کا موضوع

ہی ہوتا ہے، حتی کہ اس کی ترتیب اور موضوعات کی تعداد بھی ایک جتنی ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ مستخرجات سے حدیث تلاش کرنے کا وہی طریقہ ہے جو خود جوامع سے حدیث تلاش کرنے کا ہے۔

ڈاکٹر محمود الطحان فرماتے ہیں کہ مستخرجات علی الجوامع اور ہیں اور مستخرجات علی غیر الجوامع اور ہیں۔ مؤخر الذکر کی مثال: مستخرج قاسم بن اسبغ علی سنن ابی داؤد اور مستخرج ابی نعیم الاصفهانی علی کتاب التوحید لابن خزیمه ہے۔

مستخرج کی مشہور کتب:

۱۔ مستخرج علی الصحیحین ابوبکر احمد بن ابراهیم بن اسماعیل الجرجانی (۲۷۷۔۳۷۱ھ)۳۰۔

۲۔ مستخرج الغطریفی: ابو احمد محمد بن ابی حامد احمد بن الحسین بن قاسم الغطریف (م۳۷۷ھ)۳۱۔

۳۔ مستخرج ابن ابی ذهل: ابو عبدالله محمد بن عباس ابن احمد بن محمد بن عصیم (ابن ابی ذهل (م۳۷۸ھ)۳۲۔

۴۔ مستخرج ابن مردویه (الکبیر) : ابوبکر احمد بن موسی الاصفهان (م۴۱۶ھ)۳۳۔

۵۔ مستخرج الاسفراييني : ابوعوانه يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن يزيد النيسابوری الشافعی (۲۳۰م۔۳۱٦ھ)۳۴۔

٦۔ مستخرج القرطبی : ابو محمد قاسم بن اصبغ البيانی (م ۲۷٦ھ)۳۵۔

۷۔ مستخرج الحيری : ابو جعفر احمد بن حمدان بن علی بن عبدالله بن سنان (۲۱۰م۔۳۱۱ھ)۳٦۔

۸۔ مستخرج النيسابوری : ابو بكر محمد بن محمد الاسفراييني (م۲۸٦ھ)۳۷۔

۹۔ مستخرج الشيبانی : ابوبكر محمد بن عبدالله بن محمد بن زكريا النيسابوری الجوزقی (۳۰۰م۔۳۸۸ھ)۳۸۔

۳۔ المستدركات علی الجوامع :

مستدرک کا معنی: مستدرک ہر ایسی کتاب کو کہا جاتا ہے کہ جس میں اس کے مؤلف نے کسی اور کتاب کی شرائط کے مطابق متروکہ احادیث کو جمع کیا گیا ہو، جیسے: ''المستدرك علی الصحيين'' جسے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد الحاکم (۳۲۱۔۴۰۵ھ)۳۹۔ نے تالیف کیا ہے۔

مستدرک کی ترتیب:

حاکم نے اپنی مستدرک کو فقہی ابواب پر مرتب کیا ہے، اور اس سلسلے میں بخاری و مسلم کی ترتیب کی اتباع کی ہے، جو انہوں نے اپنی صحیحین کو مرتب کرتے وقت اختیار کی ہے۔

حاکم نے اپنی مستدرک میں تین قسم کی احادیث ذکر کی ہیں:

۱۔ ایسی صحیح احادیث جو شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی شرط کے مطابق ہوں لیکن انہوں نے ان احادیث کو ذکر نہ کیا ہو۔

۲۔ ایسی احادیث جو "صحیح الاسناد" ہونے کی وجہ سے حاکم کے نزدیک صحیح خیال کی جاتی ہیں، اگرچہ وہ شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی شرط کے موافق نہ ہوں۔

۳۔ ایسی احادیث جو حاکم کے نزدیک صحیح نہیں تھی لیکن ان کا ذکر صرف ان کی عدم صحت پر تنبیہ کے لئے کیا ہے۔ ڈاکٹر محمود الطحان کے بقول حاکم احادیث پر صحت کا حکم لگانے میں خاصے متساہل واقع ہوئے ہیں۔ اس لئے جن حدیثوں پر انہوں نے صحت کا حکم لگایا ہے وہ مزید تحقیق کی محتاج ہیں۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے علامہ ذھبی نے حاکم کی تصحیح شدہ احادیث کا کھوج لگا کر بعض کے بارے میں حاکم کی تصحیح کو برقرار رکھا ہے اور بعض کے بارے میں حاکم کی مخالفت کی ہے اور کچھ سے سکوت اختیار کیا ہے۔

ڈاکٹر طحان صاحب نے مزید ذکر کیا ہے کہ ان کے ایک دوست ڈاکٹر محمد الیسرہ ایک طویل عرصے سے ان احادیث پر تحقیق کر رہے ہیں جن کے بارے میں حافظ ذھبی نے سکوت اختیار کیا ہے، نیز وہ متعدد نسخوں کی مدد سے خود مستدرک حاکم کی تحقیق بھی کر رہے ہیں۔ یہ کتاب ہندوستان سے چار ضخیم جلدوں میں شائع ہو چکی ہے، اس پر "تلخیص المستدرك" کے نام سے حافظ ذھبی کی تعلیقات بھی ہیں۔

۲۔ المستدرك على الصحيحين ابو الحسن على بن عمر بن احمد بن مهدی الدارقطنی (۶۔۳۰۵م۔۳۸۵ھ)۴۰ اس میں دارقطنی نے وہ احادیث جمع کی ہیں جو بخاری ومسلم کی شرائط کے مطابق تھیں لیکن انہوں نے ان کو ذکر نہیں کیا تھا، یہ کتاب ایک جلد میں مسانید کے مطابق ترتیب دی گئی ہے۔

۳۔ المستدرك على الصحيحين ابو زر عبدابن احمد بن محمد بن عبدالله بن عفير الانصاری الهروی (م۴۳۴ھ)۴۱، یہ کتاب ان احادیث پر مشتمل ہے جو دارقطنی سے رہ گئی تھی۔ اور شیخین کی شرائط کے مطابق تھیں یہ کتاب ایک جلد میں ہے۔

۴۔ المجاميع:

المجامیع ''مجمع'' کی جمع ہے اور مجمع سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں اس کے مؤلف نے دوسرے مؤلفین کی کتابوں کی احادیث کو ان کے اصل ترتیب کے مطابق جمع کیا ہو۔

مجامیع کی کتابیں:

۱۔ الجمع بين الصحيحين : الحسن بن محمد الصاغانی (۶۵۰ھ) اس کا پورا نام ''مشارق الانوار النبوية من صحاح الاخبار المصطفوية '' ہے۴۲۔

۲۔ الجمع بين الصحيحين : ابوعبدالله محمد بن فتوح الحميدی (۴۲۰۔۴۸۸ھ)۴۳۔

۳۔ الجمع بین الاصول الستة : ابو الحسن زرین بن معاویہ الاندلسی (۵۳۵ھ)۔

اس کتاب کا نام "التجرید للصحاح والسنن" ہے[۴۴] (اس میں صحیحین موطا امام مالک، سنن الترمذی، ابو داؤد اور نسائی شامل ہیں)۔

۴۔ الجمع بین الصحیحین ٤٥ : ضیاء الدین عمر بن بدر الموصلی (م۶۲۲ھ)۔

۵۔ الجمع بین الاصول الستة ابو السعادات المعروف بابن الاثیر (۶۰۶ھ)[۴۶]۔

٦۔ جمع الفوائد من جامع الاصول ومجمع الزوائد محمد بن محمد بن سلیمان المغربی ۱۰۹۴ھ) یہ کتاب حدیث کی چودہ کتابوں کی احادیث پر مشتمل ہے جو یہ ہیں:

١۔ صحیح بخاری ٢۔صحیح مسلم ٣۔ موطا امام مالك ٤۔٧سنن اربعه

٨۔مسند الدارمی ٩۔مسند احمد ١٠۔مسند ابی یعلی ١١۔مسند البزار

١٢۔١٤۔ طبرانی کی تینوں معاجم ٤٨

۵۔ الزوائد :

زوائد سے مراد: ایسی کتابیں ہیں جن کے مولفین نے ایسی حدیثیں جمع کی ہوں جو حدیث کی کسی خاص کتاب کے اندر حدیث کی دوسری کتاب سے زائد ہوں۔ مثلاً زوائد ابن ماجہ علی الاصول الخمسۃ سے مراد ایسی کتاب ہوگی جو صرف ان احادیث پر مشتمل ہو جن کو ابن ماجہ نے ذکر کیا ہو۔ باقی کتب خمسہ (صحاح ستہ میں سے) کے مؤلفین نے ان کو ذکر نہ کیا ہو۔ باقی جن احادیث کو سب نے ذکر کیا ہے ان کو زوائد میں ذکر نہیں کیا جاتا۔

زوائد کی مشہور کتب:

١۔ زوائد ابن ماجه : ابو العباس شهاب الدين احمد بن محمد ابی بكر بن عبدالرحمن بن اسماعيل الكنانی صبری القاهری الشافعی (۷۶۲ـ۸۴۰ھ) ۴۹۔ یہ کتاب ان زائد کتب پر مشتمل ہے جو سنن ابن ماجہ میں صحاح ستہ کی باقی پانچ کتب سے زائد ہیں ۵۰۔

٢۔ فوائد المنتقى لزوائد البيهقی: یہ کتاب بھی مؤلف مذکور کی ہے۔
اس میں بوصیری نے السنن الکبری للبیھقی کی ان زائد احادیث کو ذکر کیا ہے جو صحاح ستہ میں نہیں تھیں۔

٣۔ "اتحاف الساده المهرة الخيرة بزوائد المسانيد العشرة"
یہ کتاب بھی بوصیری کی ہے، اس کتاب میں ان احادیث کو جمع کیا گیا ہے جو درج ذیل دس مسند (جمع مسانید) میں تھیں لیکن صحاح ستہ میں نہیں تھیں، وہ دس مسانید یہ ہیں:

۱۔ مسند ابی داؤد الطیالسی۔

۲۔ مسند الحمیدی۔

۳۔ مسند مسدد بن مسرھد (م ۲۲۸ھ)۔

٤۔ مسند محمد بن یحی۔

۵۔ مسند اسحاق بن راھویه۔

٦۔ مسند ابی بکر بن ابی شیبه۔

۷۔ مسند احمد بن منیع۔

۸۔ مسند عبد بن حمید۔

۹۔ مسند الحارث ابن محمد بن ابی سلمه۔

۱۰۔ مسند ابی یعلی الموصلی۔

۴۔ المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة ۵۱ حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی (۸۵۲ھ)۵۲۔

اس میں مسانید کی مذکورہ بالا آٹھ کتب کی زائد احادیث کو جمع کیا ہے، اس میں درج ذیل کتابیں شامل نہیں ہیں۔

۱۔ مسند اسحاق بن راھویه ۲۔ مسند ابی یعلی الموصلی

۵۔مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ۵۳ حافظ علی بن ابی بکر الهیثمی (۸۰۷ھ)۔

۸۰۷ھ)۵۴ اس کتاب میں درج ذیل چھ کتابوں کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے جو صحاح ستہ سے زائد ہیں وہ کتابیں یہ ہیں:

١۔ مسند احمد بن حنبل ٢۔ مسند ابی یعلی الموصلی ٣۔ مسند ابی بکر البزار

٤،٥،٦۔ المعجم الكبير والاوسط والصغير ابوا لقاسم سليمان بن احمد طبرانی (٢٦٠۔ ٣٦٠ھ) ٥٥

دوسری قسم ان کتب حدیث کے ہے جو فقہی ابواب پر مرتب کی گئی ہیں۔ یہ کتب دین کے تمام ابواب وموضوعات پر مشتمل نہیں ہوتیں بلکہ اکثر موضوعات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ کتب فقہی ابواب پر مشتمل ہوتی ہیں اس لئے ان کی ابتداء اکثر کتاب الطہارۃ سے ہوتی ہے پھر صلاۃِ باقی عبادات۔ معاملات، اس طرح فقہ کے باقی ابواب واحکام مذکور ہوتے ہیں، اس قسم میں حدیث کی درج ذیل کتب شامل ہوسکتی ہیں۔

١۔ السنن ٢۔ المصنفات ٣۔ الموطات ٤۔ المستخرجات

اب ہم مذکورہ اقسام کی مشہور کتب کا ذکر کرتے ہیں۔

ا۔السنن:

سنن کی تعریف:

محدثین کی اصطلاح میں ''سنن'' حدیث کی ایسی کتب کو کہتے ہیں جو ابواب فقہ کے

مطابق مرتب کی گئی ہوں۔ اوران میں صرف احادیث مرفوعہ مذکور ہوں۔ ان میں مقطوع اور موقوف کا ذکرنہیں ہوتا کیونکہ محدثین کی اصطلاح میں دونوں قسموں کو سنت نہیں کہا جاتا ہے بلکہ ان کو حدیث کہا جاتا ہے۔لیکن کبھی کبھی بعض کتب سنن میں غیر مرفوع احادیث بھی پائی جاتی ہیں لیکن ایسا مصنفات اور موطات کی نسبت بہت کم ہوتا ہے۔

۲۔سنن کی مشہور کتب:

کتب سنن:

١۔ سنن ابی داؤد سلیمان بن اشعث (٢٧٥ھ) ٥٦۔

٢۔ سنن النسائی احمد بن شعیب (٣٠٣ھ) ٥٧۔

٣۔ سنن ابن ماجه ابو عبدالله محمد بن یزید ابن ماجه (٢٧٥ھ) ٥٨۔

٤۔ سنن الدارمی عبدالله بن عبدالرحمن بن الفضل السمرقندی (ابومحمد) (٢ یا ١٨١۔ ٢٥٥ھ) ٥٩۔

٥۔ سنن البیهقی ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن عبدالله بن موسی (۴۵۸ھ)٦٠ان کی دو کتابیں ہیں۔

۱۔سنن کبری ٦١ ۲۔سنن صغری ٦٢۔

اول الذکر پر شیخ علاء الدین قاضی القضاة عز الدین علی بن فخر الدین عثمان بن ابراهیم بن مصطفی الماردینی (م۷۵۰)نے حاشیہ لکھا ہے۔

جس کا نام: ''الجوهر النقی فی الرد علی البیهقی" اس کا خلاصہ زین الدین قاسم بن قطلوبغا الحنفی (۶۳-۱) نے کیا ہے۔ جس کا نام''توضیح الجوهر النقی''رکھا ہے۔

۶۔ سنن ابی الولید: ابو خالد عبدالملك بن عبدالعزیز (بن جریج) الرومی (م۱۵۰ھ)[۶۳]۔

۷۔ سنن ابی عثمان سعید بن منصور بن شعبه المروزی (م ۲۲۷ھ)[۶۴]۔

۸۔ سنن ابو جعفر محمد بن الصباح الدولابی الرازی البغدادی (م۲۲۷ھ) [۶۵]

۹۔ سنن ابی علی الحسن بن علی بن محمد العربی الحلوانی (م ۲۴۲ھ)[۶۶]۔

۱۰۔ سنن الحسین احمد بن عبید بن اسماعیل البصری (م ۳۴۱ھ)[۶۷]

۱۱۔ سنن ابی بکر احمد بن سلیمان بن الحسن بن اسرائیل البغدادی (م۳۴۸ھ) [۶۸]

۱۲۔ سنن ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل القاضی الازدی (م۲۸۲ھ)[۶۹]

۱۳۔ سنن القاسم هبة الله بن الحسن بن محضور الطبری الرازی الشافعی (۴۱۸ھ)۔

۱٤۔ سنن الدارقطنی : علی بن عمر (۳۰۶۔۳۸۵ھ)۔

ذیل میں ہم سنن ابی داؤد کی فہرست موضوعات کا ذکر کررہے ہیں جیسا کہ اس سے پہلے صحیح بخاری کی فہرست ذکر کی تھی، اس سے صحیح اور سنن کے فرق کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اور اول الذکر کے بارے میں ہم نے جودین کے تمام موضوعات کے احاطے اور مؤخر الذکر کے بارے میں اکثر موضوعات کا ذکر کیا تھا، اس کی مزید وضاحت ہوجائیگی۔

نمبر شمار	کتاب کا نام	نمبر شمار	کتاب کا نام
۱۔	الطهارة ۔	۲۔	الصلاة۔
۳۔	صلاة الاستسقاء۔	٤۔	صلاة السفر۔
۵۔	التطوع۔	٦۔	شهر رمضان۔
۷۔	السجود۔	۸۔	الوتر۔
۹۔	الزكاة۔	۱۰۔	اللقطه۔
۱۱۔	المناسك۔	۱۲۔	النكاح۔
۱۳۔	الطلاق۔	۱٤۔	الصوم ۔
۱۵۔	الجهاد۔	۱٦۔	ایجاب الاضاحی۔

۱۷۔	الوصایا۔	۱۸۔	الفرائض۔
۱۹۔	الخراج والامارة والنص۔	۲۰۔	الجنائز۔
۲۱۔	الایمان والنذور۔	۲۲۔	البیوع۔
۲۳۔	الاقضیة۔	۲٤۔	العلم۔
۲۵۔	الاشربة۔	۲٦۔	الاطعمة۔
۲۷۔	الطب۔	۲۸۔	العتاق۔
۲۹۔	الحروف والقراءات۔	۳۰۔	الحمام۔
۳۱۔	اللباس۔	۳۲۔	الترجل۔
۳۳۔	الخاتم۔	۳٤۔	الفتن۔
۳۵۔	المهدی۔	۳٦۔	الملاحم۔
۳۷۔	الحدود۔	۳۸۔	الدیات۔
۳۹۔	السنة۔	٤۰۔	الادب۔

ا۔ مصنف کی تعریف:

محدثین کی اصطلاح میں مصنف ایسی کتاب کو کہتے ہیں جو فقہی ابواب پر مرتب کی گئی ہو

اور احادیث مرفوعہ وموقوفہ ومقطوعہ پر مشتمل ہوں۔یعنی اس میں حضور اکرم ﷺ کی احادیث اور اقوال صحابہ اور تابعین کے فتاوی اور بعض اوقات تبع تابعین کے فتاوی بھی مذکور ہیں۔

ب۔کتب مصنف اور سنن میں فرق:

کتب مصنف اور سنن میں صرف یہ فرق ہے کہ اول الذکر احادیث مرفوعہ، موقوفہ، اور مقطوعہ پر مشتمل ہوتی ہیں جبکہ مؤخر الذکر میں صرف مرفوع احادیث ہوتی ہیں، کیونکہ موقوف ومقطوع احادیث محدثین کی اصطلاح میں سنت نہیں کہلاتی بلکہ ان کو حدیث کہا جاتا ہے۔

اس ایک فرق کے علاوہ ان مذکورہ کتب میں اور کوئی فرق نہیں ہوتا بلکہ ہر اعتبار سے ایک دوسرے کے مشابہ ہوتی ہیں۔

ج۔مشہور کتب مصنفات:

١۔ المصنف ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۲۳۵ھ)۷۲۔

٢۔ المصنف ابوبکر عبدالرزاق بن همام الصنعانی (۲۱۱ھ) ۷۳۔

٣۔ المصنف بقی بن مخلد القرطبی (۲۷٦ھ)۷۴۔

٤۔ المصنف ابوسفیان وکیع بن جراح الکوفی (۱۹٦ھ)۷۵

٥۔ المصنف ابو سلمه حماد بن سلمه البصری (۱٦۷ھ)۷٦

۳-مؤطات:

الف: موَطا کا معنی:

موَطات: موَطا کی جمع ہے اور موَطا لغت میں آسان، تیار کی ہوئی چیز کو کہتے ہیں، اور محدثین کی اصطلاح میں موَطا حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جو ابواب فقہ کے مطابق مرتب کی گئی ہو اور وہ احادیث مرفوعہ۔ موقوفہ اور مقطوعہ پر مشتمل ہوتی ہے، یعنی وہ بالکل مصنف کی طرح ہوتی ہے، صرف نام کا اختلاف ہوتا ہے۔

ب۔ موَطا کی وجہ تسمیہ:

حدیث کی اس قسم کی کتب کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان کے مؤلفین نے ایسے لوگوں کیلئے آسان بنا کر پیش کیا ہوتا ہے، یعنی ایسی چیز جس پر عمل کرنا لوگوں کیلئے آسان ہو اور وہ اس غرض کیلئے تیار کی گئی ہو۔

ج۔ موَطا کی مشہور کتب حدیث:

۱۔ المؤطا امام مالك بن انس المدنى (۹۳۔۱۷۹ھ)[۷۷]۔

۲۔ المؤطا لابن ابى ذهب محمد بن عبدالرحمن المدنى (۱۵۹ھ)[۷۸]

۳۔ المؤطا لابى محمد عبدالله بن محمد المروزى المعروف عبدان (۲۹۳ھ)[۷۹]

٤۔ المستخرجات علیھا (مذکورہ بالا کتب پر استخراج)۔

اس دوسرے قسم کی کتب حدیث (سنن، مصنفات، اور موطات) پر کسی نے استخراج نہیں کیا، ان میں صرف سنن ابی داؤد پر قاسم بن اصبغ نے استخراج کیا ہے۔

کتب سنن کی مستخرجات کی ترتیب بھی سنن ہی کی طرح ہوتی ہے اور ان سے حدیث تلاش کرنے کا بھی وہی طریقہ ہے جو سنن سے حدیث تلاش کرنے کا ہے۔

تیسری قسم:

یہ کتابیں ان احادیث پر مشتمل ہیں جو دین کے کسی خاص گوشہ یا باب سے متعلق ہوں ۔ان کی تعداد تو بہت زیادہ ہے، ہم صرف ان میں سے چند مشہور کا ذکر کریں گے۔

ا۔ الاجزاء

الاجزاء : جزء کی جمع ہے اور جزء سے مراد محدثین کی اصطلاح میں وہ چھوٹی سے کتاب ہے جو مندرجہ ذیل دو باتوں میں سے ایک پر مشتمل ہوں۔

ا۔ صحابہ کرام میں سے کسی ایک صحابی یا بعد کے کسی راوی کی احادیث اس ایک کتاب میں جمع کی گئی ہوں جیسے " جزء ما رواه ابو حنيفه عن الصحابه" ابومعشر عبدالكريم بن عبدالصمد الطبری (۴۷۸ھ)۸۰۔

۲۔ یاکسی ایک موضوع سے متعلق تمام حدیثیں ایک جگہ جمع کی گئی ہوں جیسے:"جزء رفع الیدین فی الصلاۃ البخاری"، "جزء القراءۃ خلف الامام"

۸۱

ب۔ مذکورہ کتب حدیث سے کب حدیث تلاش کی جائے گی؟

حدیث کی تلاش کیلئے مذکورہ کتب کی طرف، اس وقت رجوع کیا جائے گا، جب کسی خاص صحابی یا ایسے مشہور راوی جن کی حدیثیں ایک جگہ جمع کی گئی ہوں سے مروی حدیث تلاش کرنا مقصود ہو یا کسی خاص موضوع سے متعلق حدیث کی تلاش مقصود ہو۔

۲۔ الترغیب والترھیب:

کتب ترغیب وترھیب ایسی کتب حدیث کو کہا جاتا ہے جن میں احادیث کسی مطلوب چیز کی ترغیب یا کسی ممنوع چیز سے ڈرایا گیا ہو مثلا: والدین کے ساتھ نیکی اور انکی نافرمانی سے ڈرانا۔

اس قسم میں متعدد کتب تصنیف کی گئی ہیں، ان میں سے بعض کتابیں جمع اسانید اور بعض بغیر اسانید کے صرف احادیث ہی ذکر کی گئی ہیں مثلا:

۱۔ "الترغیب والترھیب" : عبد العظیم بن عبدالقوی المنذری (ذکی الدین ابومحمد) ۵۸۱۔۶۵۶ھ) ۸۲۔

۲۔ ـــ"الترغیب والترہیب" : ابوحفص بن شاھین عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ایوب البغدادی المعروف بابن شاھین (۳۸۵ھ)[۸۳]

اول الذکر کتاب میں صرف احادیث ہیں، مزید اس میں احادیث کی تخریج اور انکے مراتب کا بیان ہے۔ جبکہ مؤخر الذکر میں موضوع پر مشتمل کتاب ہے اس میں احادیث مع اسانید ذکر کی گئی ہیں۔

۳۔الزھد والفضائل والآداب والاخلاق:

بعض ایسی کتابیں ہیں جو مذکورہ بالا موضوعات میں کسی ایک موضوع پر لکھی گئی ہیں۔ اور اس میں کسی خاص موضوع سے متعلق احادیث وآثار کی خاص تعداد جمع کردی گئی ہے، اور بعض جگہ تو موضوع کا حق ادا کردیا گیا ہے، اگر کوئی آدمی کسی خاص موضوع سے متعلق حدیث تلاش کرنا چاہیئے یا کوئی بحث لکھنا یا کسی موضوع پر علمی مقالہ لکھنا چاہیئے اور اس میں احادیث وآثار کا حوالہ دینا چاہیئے تو اس کیلئے ان کتب سے رجوع کرنا چاہیئے، اس سلسلے کی چند مشہور کتابیں:

۱۔ کتاب "ذم الغیبة" ابوالحسین احمد بن فارس کی تالیف ہے[۸۴]

۲۔ کتاب "ذم الحسد" الموصلی (۳۹۵ھ) ابن ابی الدنیا وابوبکر محمد بن حسن العمری المعروف بالنقاش کی مشترکہ تالیف ہے[۸۵]

۳۔ کتاب " ذم الدنیا" امام احمد بن حنبل الحموی کی تالیف ہے [۸۶] یہ تین کتابیں ہیں،ابن ابی الدنیا ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس القرشی البغدادی(۲۰۸-۲۸۱ھ) [۸۷]

٤۔ کتاب " الزھد" امام احمد بن حنبل (۲۴۱ھ) [۸۸]

٥۔ کتاب " الزھد" عبداللہ بن مبارک (۱۸۱ھ) [۸۹]

٦۔ کتاب " الزھد " امام وکیع بن الجراح (۱۹۷ھ) [۹۰]

۷۔ کتاب " الذکر والدعاء" ابویوسف یعقوب بن ابراھیم الکوفی امام ابوحنیفہ کے شاگرد(۱۸۲ھ) [۹۱]

۸۔ کتاب "فضائل القرآن" امام محمد بن ادریس الشافعی (۱۵۰-۲۰۴ھ) [۹۲]

۹۔ کتاب "فضائل الصحابة" ابونعیم الاصبهانی (۳۳۶-۴۳۰ھ) [۹۳]

۱۰۔ کتاب "ریاض الصالحین من کلام سیدالمرسلین " ابو زکریا یحی بن شرف الدین النووی(۶۷۶ھ) [۹۴]

الاحکام:

کتب احکام ان کتب کو کہا جاتا ہے جوصرف احادیث احکام پر مشتمل ہوں ان کے

مؤلفین نے ان احادیث کو جو احکام پر مشتمل ہوں دیگر کتب حدیث سے منتخب کر کے ابواب فقہ کے مطابق ان کو مرتب کیا ہو، اس جیسی کتب کی کافی تعداد ہے بعض ان میں بڑی اور بعض متوسط اور بعض چھوٹی ہیں، ذیل میں ہم اس سلسلے کی چند مشہور کتب کی فہرست دے رہے ہیں:

١۔ کتاب الاحکام الشرعیة الکبری ابو محمد عبدالحق بن عبدالرحمن بن عبدالله الازدی الاشبیلی (۵۸۱ھ)[٩٥]

٢۔ الاحکام الصغری ابومحمد عبدالحق بن عبدالرحمن الاشبیلی (۵۸۱ھ)

٣۔ عمدة الاحکام عن سیدالانام عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی (۴۴_۵۴۱ھ_۶۰۰ھ) [٩٦]

٤۔ الالمام فی احادیث الاحکام محمد بن علی المعروف بابن دقیق العید (۷۰۲ھ) [٩٧]

٥۔ الالمام باحادیث الاحکام یہ کتاب بھی مؤلف مذکور کی ہے اور پہلی کتاب کی تلخیص ہے۔

٦۔ المنتقی فی الاحکام عبدالسلام بن عبدالله بن ابی القاسم بن تیمیه الحرانی (۲۵۲ھ)[٩٨]

٧۔ بلوغ المرام من احادیث الاحکام حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی (۸۵۲ھ)[٩٩]

ان میں سے اکثر کتابوں کی شرحیں لکھی جاچکی ہیں اور بعض ان میں زیور طبع سے بھی آراستہ ہوچکی ہیں، بعض صرف متن اور بعض بمع شرح شائع ہوچکی ہیں۔

۵۔خاص خاص موضوعات:

بعض ایسی کتابیں بھی ہیں جو صرف کسی خاص موضوع سے متعلق ہیں، ان کے مؤلفین نے اس کتاب میں صرف ایک موضوع پر بحث وتحقیق کی ہے، اور اس سلسلے کی تمام چیزوں کا احاطہ کیا ہے اور اس موضوع سے متعلق اکثر وبیشتر احادیث کو اپنی کتاب میں جمع کردیا ہے، ایسی کتابیں تحقیق کے طلبہ کیلئے بہت مفید ہیں۔ کیونکہ ان کو ایک موضوع کے متعلق تمام چیزیں ایک ہی جگہ مل جاتی ہیں جس سے ان کا سب سے قیمتی سرمایہ وقت بچ جاتا ہے، جسے وہ آسانی سے اپنے تحقیق کی دوسرے کاموں صرف کرسکتا ہے، اس سلسلے کی چند مشہور کتابیں درج ذیل ہیں:

١۔ كتاب " الاخلاص" : ابوبكر عبدالله بن محمد المعروف بابن ابى الدنيا (٢٨١ھ)[١٠٠]

٢۔ كتاب "الاسماء والصفات" ابوبكر احمد بن الحسين البيهقى (٤٥٨ھ)[١٠١]

٣۔ كتاب "ذم الكلام" ابو اسماعيل بن محمد الانصارى الهروى (٤٨١ھ)[١٠٢]

٤۔ كتاب " الفتن" ابوعبدالله نعيم بن حماد المروزى (٢٢٩ھ)[١٠٣]

۵۔ کتاب "الجهاد" عبدالله بن مبارك المروزى (۱۰۴ھ)

یہ پہلا آدمی ہے جس نے مستقل کتاب جہاد کے موضوع پر لکھی ہے۔

حواشی

۱۔ ان کا پورا اسم گرامی: مجد الدین ابو السعادات المبارک بن محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی الجزری الشافعی (۵۴۴۔۶۰۶ھ) اور ابن الاثیر کے نام سے مشہور ہیں، ان کے تفصیلی حالات کیلئے ملاحظہ فرمائیں ''انباء الرواۃ علی انباء النحاۃ" للقفطی ۳ ۔ ۶۰۔۲۵۷، ''البدایۃ والنہایۃ"، ابن کثیر ۱۳۔۵۴، ''بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ للسیوطی "۲۔۵۔۲۲۴، ''شذرات الذہب فی اخبار من ذہب لابن العماد الحنبلی" ۵۔۳۔۲۲، ''طبقات الشافعیہ للسبکی "۸۔۷۔۳۶۶، ''النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر والقاہرۃ، لابن تغری بردی "۶۔۹۔۱۹۸، ''وفیات الاعیان لابن خلکی "۴۔۳۔۱۴۱، ''ہدیۃ العارفین لاسماعیل باشا البغدادی " ۲۔۳۔۲، "معجم المؤلفین کحالہ" ۸۔۴۔۱۷۴۔

۲۔ " الرسالۃ المستطرفۃ" محمد جعفر الکتانی ص ۱۴۳۔

۳۔ نفس المصدر۔

۴۔ ایضاً۔

۵۔ ابن کثیر کے حالات کے لئے دیکھیں "شذرات الذہب ابن العماد'' ۶۔۲۳۱۔

۶۔ یہ کتاب دارالفکر بیروت سے ۱۴۱۵ھ۔۱۹۹۴ء میں پینتیس (۳۵) جلدوں میں طبع ہو چکی ہے۔

۷۔ ابن الجوزی کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں ''تذکرۃ الحفاظ ذھبی" ۴۔۶۔۱۳۱، " النجوم الزاھرۃ ابن تغری بردی " ۶۔۴۶۔۱۷۴، "البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر'' ۱۳۔۳۰۔۲۸۰۔

۸۔ الرسالۃ ص۱۴۴، یہ کتاب سات جلدوں میں ہے۔

۹۔ الرسالۃ ص۱۴۴۔

۱۰۔ سیوطی کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں ''الضوء اللامع " سخاوی ۴۔۶۹۔۷۰' 'شذرات الذھب ابن العماد'' ۸۔۵۱۔۵۵'' البدر الطالع شوکانی'' ۱۔۳۲۸۔۳۳۵' 'ھدیۃ العارفین " ،اسماعیل ۱۔۵۳۴،۵۴۴۔

۱۱۔ ابن مسروق کے حالات دیکھیں ''تھذیب الاسماء واللغات'' نووی ۲۔۲۹۴۔

۱۲۔ خوارزی کے حالات ملاحظہ فرمائیں ''تاریخ بغداد خطیب بغدادی '' ۴۔۶۔۳۷۳، ''تذکرۃ الحفاظ ذھبی'' ۳۔۶۱۔۲۵۹، ''شذرات الذھب ابن العماد'' ۲۔۳۔۲۶۲، ''طبقات الشافعیہ سبکی" ۳۔۱۹، ''البدایۃ والنھایہ ابن کثیر'' ۱۲۔۳۶۔

۱۳۔ ابومحمد عبداللہ الخ (۲۵۸۔۳۴۰ھ) مزید حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں ''تذکرۃ الحفاظ للذھبی" ۳۔۶۸، "الجواھر المضیہ للقرشی " ۱۔۹۰۔۲۸۹، شذرات الذھب ابن العماد ۲۔۳۵۷،'' تاج التراجم ابن قطلوبغا ''۲۲۔۲۳،'' ہدیۃ العارفین للبغدادی'' ۱۔۴۴۵، "کشف الظنون ''حاجی خلیفہ ۴۸۵۔۱۸۳۷'' معجم المؤلفین کحالہ ''۶۰۔۱۴۵، ''الرسالۃ المستطرفہ''ص ۱۶۔

۱۴۔ ابوالقاسم کے حالات کے لئے دیکھیں "شذرات الذھب ابن العماد" ۳۔۹۷۔

۱۵۔ ابوالحسین کے لئے حالات دیکھیں ''شذرات الذھب''۳۔۹۶۔

۱۶۔ ابونعیم اصفہانی کے حالات ملاحظہ فرمائیں ''وفیات الاعیان ابن خلکان '' ۱۔۳۲،''المنتظم ابن الجوزی ''۸۔۱۰۰۔ "لسان المیزان ابن حجر''۱۔۲۔۲۰۱۔

۱۷۔ ابوبکر انصاری کے حالات ملاحظہ فرمائیں ''شذرات الذھب ابن العماد '' ۴۔۱۰۔۸،''لسان المیزان ابن حجر" ۵۔۳۔۲۴۱،''کشف الظنون حاجی خلیفہ '' ۱۔۱۳۸،''معجم المؤلفین عمر رضاکحالہ ''۱۰۔۱۳۳۔

۱۸۔ ابواحمد عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد بن المبارک الجرجانی (ابن القطان) ۲۷۷۔۳۶۵ھ)''تذکرۃ الحفاظ للذہبی '' ۳۔۵۔۱۴۳،ہدیۃ العارفین للبغدادی ۱۔۱۷،''شذرات الذہب ابن العماد''۳۔۵۱،'' ایضاح المکنون بغدادی '' ۲۔۲۷۴، ''معجم المؤلفین کحالہ'' ۶۔۸۲۔

۱۹۔ حسن بن زیات(۱۱۶۔۲۰۴ھ)''الفہرست لابن الندیم'' ۱۔۲۰۴،'تاج التراجم ابن قطلوبغا'' ۱۶،'کشف الظنون حاجی خلیفہ '' ۱۴۱۵۔۱۴۷۰۔۱۵۷۴۔

۲۰۔ عمر بن الحسن الاشنانی (م۳۳۹ھ)ابوالحسن''ہدیۃ العارفین للبغدادی''۱۔۲۸۰،معجم المؤلفین کحالہ۲۸۲۔

۲۱۔ جامع المسانید۔

۲۲۔ ابوعبداللہ(۵۲۲ھ)بروکلمان ۱۔۶۳۹،تاج التراجم ابن قطلوبغا ۱۹، لسان المیزان ابن حجر العسقلانی ۳۔۱۳۔۲۱۲،کشف الظنون حاجی خلیفہ ۱۶۸۴۔۱۸۳۸،معجم المؤلفین کحالہ۳۔۲۸۲، ۴۔۵۰۔۹۔۲۷۹۔

۲۳۔ ابوعبداللہ(۵۲۲ھ)بروکلمان ۱۔۶۳۹تاج التراجم۔ ابن قطلوبغا ،۱۹'' لسان المیزان ،ابن حجر العسقلانی'' ۳۔۱۳۔۲۱۲،''کشف الظنون حاجی خلیفہ'' ۱۶۸۴۔۱۸۳۸،'' معجم المؤلفین کحالۃ '' ۳۔۲۸۲۔۴،۵۰۔۹،۲۷۹۔

۲۴۔ قاضی ابو یوسف ۱۱۳۱۔۱۸۲ھ یعقوب بن ابراھیم بن حبیب الانصاری عباسی خلفاء مہدی ھادی اور ہارون الرشید کے دور میں بغداد میں قاضی رہے، حالات کے لئے دیکھیں تاریخ بغداد خطیب بغدادی ۱۴،۲۶۲۔۴۲،وفیات الاعیان ابن خلکان ۲۔۴۰۰۶، الکامل فی التاریخ ابن الاثیر ۵۳،۶،تذکرۃ الحفاظ ذھبی ۱،۲۶۹،۷۰،النجوم الزاھرۃ ،ا بن تغری بردی ۲۔۱۰۹۔۱۰۷، البدایۃ والنھایہ ، ابن کثیر ۱۰،۸۲۔۱۸۰،معجم المؤلفین ،کحالۃ ۱۳،۲۴۰شذرات الذھب ابن العماد ۳۔۳۰۱۔۲۹۸۔

۲۵۔ امام محمد بن حسن الشیبانی (۱۳۱ یا ۱۳۲ یا ۱۳۵۔۱۸۹ھ) حالات کے لئے دیکھیں تاریخ بغداد الخطیب البغدادی ۲۔۸۲،۱۷۲، وفیات الاعیان ابن خلکان ۱،۵۔۵۷۴،تھذیب الاسماء واللغات ندوی ۱۔۸۲۔۸۰، البدایہ والنھایہ ۱۔۳۔۲۰۲،الکامل فی التاریخ ابن الاثیر ۶،۱۴، النجوم الزاھرہ ابن تغری بردی ۲۔۳۱،۱۳۰، لسان المیزان ابن حجر ۵۔۲۲۔۱۲۱،تاج التراجم ابن قطلوبغا ۵۰،کشف الظنون حاجی خلیفہ ۱۵،۱۰۷،۵۶۱،۵۶۷،۹۶۲،۱۰۱۴،۱۳۸۴،۱۴۵۱،معجم المؤلفین کحالہ ۹۔۲۰۷۔

۲۶۔ حماد کے حالات کے لئے دیکھیں شذرات الذھب ابن العماد ۱۔۲۸۷۔

۲۷۔ ان کا ذکر حاشیہ نمبر ۲۵ میں گزر چکا ہے۔

۲۸۔ جامع المسانید ابو المزید محمد بن محمود الخوارزمی ۱۔۵۔

۲۹۔ امام بخاری کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں تاریخ بغداد خطیب بغداد ۲،۴۔۳۴، تہذیب الاسماء واللغات نووی ۱۔۲۲،۷۶، وفیات الاعیان ابن خلکان ۲۔۵۲۶ھ، تہذیب التہذیب ابن حجر ۹۔۵۵۔۴۴، الکامل فی التاریخ ابن الاثیر ۲۔۴۲۹، تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۲۔۴۔۲۲، طبقات الشافعیہ سبکی ۲،۲۰،۴۱۹، شذرات الذہب ابن العماد الحنبلی ۲۔۱۳۶،۱۳۔

۳۰۔ اسماعیل کے حالات کے لئے دیکھیں المنتظم ابن الجوزی ۸۔۸، البدایۃ والنہایۃ ابن کثیر ۱۔۲۹۸، تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۳،۵۲،۱۴۹، طبقات الشافعیہ سبکی ۲،۸۰،۷۱، النجوم الزاھرۃ ابن تغری بردی ۴۔۱۴۔

۳۱۔ الجرجانی کے حالات دیکھیں ایضاح المکنون بغدادی ۲۔۶۴ تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۳۔۷۳،۱۷۰، شذرات الذہب ابن العماد ۳۔۹، لسان المیزان ابن حجر ۵،۳۵۰۶، معجم المؤلفین کحالۃ ۸۔۲۵۴۔

۳۲۔ ابن ابی الذھل کے لئے دیکھیں شذرات الذہب ابن العماد ۳،۹۴۔

۳۳۔ الرسالۃ المستطرفہ الکتانی صفحہ ۲۴۔

۳۴۔ ابوعوانہ کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں وفیات الاعیان ابن خلکان ۲،۴۰۲، الکامل فی التاریخ ابن الاثیر ۸،۶۴، تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۳،۲،۳، النجوم الزاھرۃ ابن تغری بردی ۳،۲۲۲، شذرات الذہب ابن العماد ۲،۲،۲۷۴۔

۳۵۔ البیانی کے حالات دیکھیں تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۲،۱۹۹،طبقات الشافعیه ۲،۷۸،الدیباج ابن فرحون ۲،۲۲۱، ایضاح المکنون بغدادی ۱،۳۰۲،الاعلام زرکلی ۶،۱۶،۱۵، معجم المؤلفین کحاله ۷،۱۲۲۔

۳۶۔ احمد الحیر ی کے حالات دیکھیں تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۲،۴-۲۹۳، مرآۃ الجنان الیافعی ۲،۲۶۴،شذرات الذهب ابن العماد ۲،۲۶۱،کشف الظنون حاجی خلیفه ۵۵۶۔

۳۷۔ تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۲،۲۲۲،۲۲۳۰،ہدیة العارفین اسماعیل باشا بغدادی ۲،۲۰-۱۹، معجم المؤلفین کحالة ۱۱-۲۱۷۔

۳۸۔ طبقات الشافعیه تاج السبکی ۲-۱۲۹، تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۳-۲۰۵، اللباب ابن الاثیر ۱ -۲۵۱،شذرات الذهب ابن العماد ۳، ۱۱۹، النجوم الزاهرۃ ابن تغری بردی ۴-۱۹۹،هدیة العارفین بغدادی ۲-۵۶، معجم المؤلفین کحاله ۱۰-۲۴۰۔

۳۹۔ الحاکم النیسابوری کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں تاریخ بغداد بغدادی ۵-۴-۳۷۳، وفیات الاعیان ابن خلکان ۱-۱۴-۶۱۳، لسان المیزان ابن حجر ۵-۳-۲۳۲،شذرات الذهب ابن العماد ۳،۷-۱۷۶، البدایة والنهایة ابن کثیر ۱۱-۳۵۵۔

۴۰۔ دارقطنی کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں تاریخ بغداد بغدادی ا۔ ۴۰۔۳۴، وفیات الاعیان ابن خلکان ۱، ۸۔۴۱۷، البدایة والنهایة ابن کثیر ۱۱۔۸۔۳۱۷، النجوم الزاهرة ابن تغری بردی ۴۔۱۷۲، شذرات الذهب ابن العماد ۳۔۱۱۷، ۱۱٦۔

۴۱۔ عبداللہ الھروی کے لئے دیکھیں ایضاح المکنون البغدادی ا۔۴۲۹، کشف الظنون ۷۰۵، معجم المؤلفین کحالة ۳۲۔۳،٦، الرسالة المستطرفه الكتانی صفحہ ۲۲۔

۴۲۔ الرسالۃ صفحہ ۱۴۔

۴۳۔ الحمیدی کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں وفیات الاعیان ابن خلکان ا۔۱٦۔٦۱۴، النجوم الزاهرة ابن تغری بردی ۵، ۱۵٦، تذکرة الحفاظ ذهبی ۴، ۲۰۔۱۷، شذرات الذهب ابن العماد ۳۔۳۹۲، معجم المؤلفین ۱۱۔۲۲، ۱۲۱، الرسالۃ صفحہ ۱۴۱۔

۴۴۔ الرسالۃ صفحہ ۱۴۲۔

۴۵۔ ضیاء الدین الموصلی کی یہ کتاب ڈاکٹر علی حسین کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں مکتبہ المعارف الریاض سے ۱۴۱۸ھ۔۱۹۸۸، میں طبع ہو چکی ہے۔

۴٦۔ ابن الاثیر کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں حاشیہ نمبر ا۔

۴۷۔ یہ کتاب ۱۲ جلدوں میں دار احیاء التراث العربی بیروت سے ۱۹۸۰ طبع ہوئی ہے۔

۴۸۔ یہ کتاب مکتبہ اسلامیہ سمندری فیصل آباد سے دو جلدوں میں طبع ہوئی ہے سن طبع ندارد۔

۴۹۔ البوصیری کے حالات کے لئے دیکھیں الضوء اللامع علامہ سخاوی ۲،۔۲۰۷حسن المحاضرة سیوطی ۱۔۲۰۶،حاجی خلیفہ۶۔۹۵۶، معجم المؤلفین کحالة ۱۔۱۷۵۔

۵۰۔ یہ کتاب شیخ محمد مختار حسین کی تحقیق کے ساتھ دارالکتب العلمیة بیروت سے۱۴۱۴ھ ۱۹۹۳ء میں پہلی مرتبہ طبع ہوئی ہے۔

۵۱۔ یہ کتاب مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی صاحب کی تحقیق کے ساتھ حکومت کویت کی وزارت اوقاف و دینیات کی زیر اہتمام چار جلدوں میں ۱۳۹۰ھ۔۱۹۷۰ میں شائع ہوچکی ہے۔

۵۲۔ ابن حجر عسقلانی کے حالات کے لئے دیکھیں الاعلام زرکلی ۱۔۱۷۹، شذرات الذهب ابن العماد ۷،۳۷۰،۲۷۰،حسن المحاضرة سیوطی ۱،۸،۲۰۶، فهرس الفهارس کتانی ۱۔۵۰،۲۳۶۔

۵۳۔ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن دارالکتاب العربیہ بیروت سے ۱۹۶۷میں چار جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔

۵۴۔ الهیثمی کے حالات کے لئے دیکھیں شذرات الذهب ابن العماد ۷،۲۰، حسن المحاضرة سیوطی ۱،۲۰۵،کشف الظنون ، حاجی خلیفه ۵۷،۱۴۰۰،ایضاح المکنون بغدادی ۱،۱۸۲،هدیة العارفین بغدادی ۱،۷۲۷،الاعلام زرکلی ۵،۴۵۔۷۳،معجم المؤلفین ۷۔۴۵۔

۵۵۔ طبرانی کے حالات لئے ملاحظہ فرمائیں وفیات الاعیان ابن خلکان ا، ۲۶۹،المنتظم ابن الجوزی ۷،۵۴،النجوم الزاهرة ابن تغری بردی ۴،۶۰،۵۹،البداية والنهاية ابن كثير ۱۱،۲۷۰،تذكرة الحفاظ ذهبی ۳،۲۳،۱۱۸،شذرات الذهب ابن العماد۳،۳۰، لسان الميزان ابن حجر ۳،۸۵،۷۳، معجم المؤلفين كحالة۴،۲۵۳۔

۵۶۔ سجستانی کے حالات کے لئے دیکھیں حاشیہ نمبر۳۲۔

۵۷۔ نسائی کے حالات کے لئے دیکھیں حاشیہ نمبر۳۴۔

۵۸۔ ابن ماجہ کے حالات کے لئے دیکھیں وفیات الاعیان ابن خلکان۳،۴۰۷، تهذيب التهذيب ابن حجر ۹،۵۳۱،البداية والنهاية ابن كثير ۱۱، ۵۳، تهذيب الكمال مزی،۱،۱۵۰، المنتظم ابن جوزی۵،۹۰۔

۵۹۔ دارمی کے لئے دیکھیں تهذيب التهذيب ابن حجر ۵،۶۔۲۹۴،الكامل فی التاريخ ابن الاثير ۷۔۲۱،تذكرة الحفاظ ذهبی۳،۱۰۵۔۴۶، النجوم الزاهرة ابن تغری بردی ۳،۳۔۲۲،شذرات الذهب ابن العماد ۲۔۱۳۰،هدية العارفين بغدادی ۱۔۴۴۱، معجم المؤلفين ۶۔۷۱۔

۶۰۔ البيهقی کے لئے دیکھیں وفیات الاعیان ابن خلکان ۱۔۵۔۲۴، المنتظم ابن الجوزی ۸، ۳۴۲،الانساب ، سمعانی ۱،۱،البداية والنهايه ابن كثير ۱۲،۹۴،طبقات الشافعيه سبكی ۳،۷۔۳تذكرة الحفاظ ذهبی ۳۔۱۲۔۳۰۹،النجوم الزاهرة ، ابن تغری بردی ۵،۷۸،۷۷،شذرات الذهب ابن العماد ۳۔۵،۳۰۴، الكامل فی التاريخ ابن الاثير ۱۰،۱۸، معجم المؤلفين ۱،۲۰۶۔

۶۱۔ یہ کتاب دس جلدوں میں ہے، اکثر احادیث احکام پر مشتمل ہیں۔

۶۲۔ یہ کتاب دو جلدوں میں اور ڈاکٹر عبدالمعطی امین قلعجی کی تحقیق کے ساتھ طبع اول ۱۴۱۰ھ۔ ۱۹۸۹ء میں جامعہ الدراسات الاسلامیہ کراچی سے طبع ہوئی ہے۔

۶۳۔۱۔ قاسم قطلو بغا کے حالات کے لئے دیکھیں شذرات الذھب ۷، ۳۲۶، البدر الطالع شوکانی ۲، ۴۵، ۴۴۔

۶۳۔۲۔ الرومی کے حالات دیکھیں شذرات الذھب ابن العماد ۱، ۲۲۶۔

۶۴۔ المروزی کے لئے دیکھیں سابق مرجع ۲۔۶۲۔

۶۵۔ الرازی کیلئے دیکھیں سابق مرجع۔

۶۶۔ الحلوانی کے لئے دیکھیں سابق مرجع ۲۔۱۰۰۔

۶۷۔ البصری کے لئے دیکھیں سابق مرجع ۲۔۸، ۷، ۲۷۶۔

۶۸۔ اسرائیل بغداد کے لئے دیکھیں سابق مرجع ۲، ۸، ۷۔ ۲۷۶۔

۶۹۔ الازدی کیلئے دیکھیں سابق مرجع ۲، ۸، ۱۷۔

۷۰۔ القاسم الرازی کیلئے دیکھیں سابق مرجع ۳۔۲۱۱۔

۷۱۔ دارقطنی کا ذکر حاشیہ نمبر ۴۰ گزر چکا ہے اور سنن دارقطنی السید عبداللہ ھاشم عیانی المدنی (۱۳۸۶ھ۔۱۹۶۹ء) کی تحقیق کے ساتھ دارالمعرفہ بیروت سے چار جلدوں میں شائع ہو چکی ہے، اور اس پر محمد شمس الحق عظیم آبادی کا حاشیہ ہے جس کا نام ''التعلیق المغنی علی الدارقطنی'' ہے۔

۷۲۔ ابن ابی شیبہ کوفی کے حالات دیکھیں شذرات الذهب ۲۔۸۵،تاریخ بغداد بغدادی ۱۰۔۷۱،۶۶،تذکرة الحفاظ ذهبی ۱۹،۲۔۱۸، النجوم الزاهرة ابن تغری بردی ۲۸۲،۲۔

۷۳۔ ابوبکر صنعانی کے لئے دیکھیں النجوم الزاهرة ۲۔۲۷۔

۷۴۔ بغی بن مخلد کے حالات دیکھیں سابق مرجع ۲۔۱۶۹۔

۷۵۔ ابوسفیان الکوفی کے حالات دیکھیں سابق مرجع ۱۔۵،۲۴۹۔

۷۶۔ ابوسلمہ بصری سابق مرجع ۱۔۲۶۲۔

۷۷۔ امام مالک بن انس کے حالات ملاحظہ فرمائیں (ان کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے،ایک روایت میں ۹۱ھ اور ایک میں ۹۴ھ ہے) وفیات الاعیان ابن خلکان ۱۔۵۷،۵۵۵،تهذیب الاسماء واللغات نووی ۲،۷۹،۷۵، تذکرة الحفاظ ذهبی ۱،۹۸،۹۳،تهذیب التهذیب ابن حجر ۱۰،۹۔۵، النجوم الزاهرة ابن تغری ۲،۹۷،۹۶، البداية والنهاية ابن کثیر ۱۰،۷۵،۱۴۴،الاعلام الزرکلی ۶،۱۲۸۔

۷۸۔ المدنی کے حالات کے لئے دیکھیں شذرات الذهب ابن العماد ۱،۶۔۲۴۵۔

۷۹۔ عبدان کے حالات کے لئے دیکھیں ۲،۲۱۵۔

۸۰۔ ابومعشر طبری کے حالات کیلئے دیکھیں ۳،۳۵۸۔

۸۱۔ امام بخاری کے حالات حاشیہ نمبر ۲۹ پر گزر چکے ہیں،امام صاحب کے یہ دونوں زیور طبع سے آراستہ ہیں اور اہل علم میں مشہور ہیں۔

۸۲۔ منذری کے حالات کیلئے دیکھیں البداية والنهاية ابن كثير ۱۳،۲۱۲، تذكرة الحفاظ ذهبى ۱،۹۸۔۱۹۳،تهذيب التهذيب ابن حجر ۱۰، ۹۔۵، النجوم الزاهرة ابن تغرى ۲،۹۷،۹۶،حسن المحاضرة سيوطى ۱،۲۰۱، شذرات الذهب ابن العماد۵،۷۸،۲۷۷،هدية العارفين بغدادى ۱،۵۸۶، معجم المؤلفين كحالة ۵،۲٦۴۔

۸۳۔ ابن شاہین کے لئے دیکھیں شذرات الذهب ابن العماد۳۔۱۱۷۔

۸۴۔ كشف الظنون حاجى خليفه ۸۲۷۔

۸۵۔ سابق مرجع۔

۸۶۔ سابق مرجع۔

۸۷۔ ابن ابی الدنیا کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں تاريخ بغداد بغدادى ۱۰،۹۱،۸۹،مروج الذهب المسعودى ۸۔۱۰،۲۰۹،تهذيب التهذيب ابن حجر ۲،۱۳۔۱۲، البداية والنهاية ابن كثير ۱ ۱،۷۱،النجوم الزاهرة ابن تغرى ۳،۸٦،كشف الظنون ۳۸۰، معجم المؤلفين كحالة ۲،۱۳۱۔

۸۸۔ امام احمد بن حنبل کے حالات کے لئے دیکھیں تاريخ بغداد بغدادى ۴،۴۱۲۔۴۲۳، وفيات الاعيان ابن خلكان ۱ ،۲۱،۲۵،حلية الاولياء ابو نعيم ۲۔۱۸،۱۷،تهذيب الاسماء واللغات نووى ۱۔۱۲،۱۱۰، شذرات الذهب ابن العماد ۲،۹۸۔۹٦،امام احمد کی یہ کتاب دارالکتب العلمیہ بیروت سے طبع دوم ۱۹۹۴ء میں شائع ہوئی ہے۔

۸۹۔ عبداللہ بن مبارک کے حالات دیکھیں شذرات الذھب ابن العماد ۱، ۲۹۵۔

۹۰۔ حالات کیلئے دیکھیں جمھرۃ انساب العرب بن حزم ۲۸۷،الانساب سمعانی ۲۶۱،تاریخ بغداد بغدادی ۱۳،۳۹۶یہ کتاب دار الصمیمی الریاض سے تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے ط۲،۱۴۱۵ھ۔۱۹۹۴ءعبدا لرحمن عبد الجبار الفریوائی کی تحقیق ہے۔

۹۱۔ امام ابو یوسف کے حالات دیکھیں سابق مرجع ۳،۳۰۱،۔۲۹۸۔

۹۲۔ امام شافعی کے حالات دیکھیں'' تاریخ بغداد خطیب بغدادی '' ۲۔۷۳، ۵۶،وفیات الاعیان ابن خلکان ۱،۸۰۱،۵۶۵،تھذیب الاسماء واللغات نووی ۱،۶۷،۴۴،الحلیۃ ابو نعیم ۹۔۱۶۱،۶۳'' النجوم الزاھرۃ ابن تغری بردی '' ۲،۱۷۶،۷، ''تھذیب التھذیب ابن حجر عسقلانی''۹،۳۱،۲۵، " معجم المؤلفین کحالہ'' ۹،۳۲۔

۹۳۔ ابونعیم کے حالات دیکھیں لسان المیزان ابن حجر ۱،۲۔۲۰۱،البدایۃ والنھایۃ ابن کثیر ۱۲،۴۵، تذکرۃ الحفاظ ذھبی ۳،۹۔۲۷۵،طبقات الشافعیہ سبکی ۳،۱۱۔۷،کشف الظنون حاجی خلیفہ ۱،۵۴،۱۱۶، ۲۹۲۔

۹۴۔ نووی کے حالات لئے ملاحظہ فرمائیں "تذکرۃ الحفاظ ذہبی'' ۴،۲۵۰، ۲۵۴،''طبقات الشافعیہ سبکی " ۵،۱۶۷،۶۸'' ۱النجوم الزاھرۃ ابن تغری" ۷۔۶۷۶،''البدایۃ والنہایۃ ابن کثیر" ۱۳،۲۷۸،۲۷۹، شذرات الذہب ابن العماد۵۔۳۵۴،۳۵۶۔

۹۵۔ الاشبیلی کے حالات کیلئے دیکھیں شذرات الذہب ابن العماد ۴،۲۷۱، تہذیب الاسماء واللغات نووی ۱۔۳۔۲۹۲، ''وفیات الوفیات ابن شاکرالکتبی '' ۲،۲۵۶، "معجم المؤلفین کحالۃ " ۵،۹۲، محمد جعفر الکتانی کے بیان کے مطابق یہ کتاب سات جلدوں میں ہے الرسالۃ صفحہ ۱۴۵۔

۹۶۔ المقدسی کے حالات کے لئے دیکھیں ''شذرات الذہب ابن العماد ۴، ۲۴۵۔

۹۷۔ الرسالۃ صفحہ ۱۴۷، " شذرات الذہب ابن العماد'' ۶،۶۔۵۔

۹۸۔ ابن تیمیہ کے حالات کے لئے دیکھیں " شذرات الذہب ابن العماد" ۵، ۸۔۲۵۷۔

۹۹۔ ابن ابی الدنیا کا ذکر حاشیہ نمبر ۸۶، میں گزر چکا ہے۔

۱۰۰۔ ابن حجر کے حالات حاشیہ نمبر ۵۲ میں گزر چکا ہے۔

۱۰۱۔ بیہقی کا حاشیہ نمبر ۶۰ میں گزر چکا ہے، اس کی یہ کتاب طبع شدہ ہے اور اہل علم میں متداول ہے۔

۱۰۲۔ العروی کے حالات دیکھیں'' شذرات الذہب ابن العماد'' ۶،۳۔۳۶۵۔

۱۰۳۔ المروزی کے حالات دیکھیں سابق مرجع ۲۔۷۔۶۶ یہ کتاب دار الکتب العلمیہ
بیروت سے ۱۴۱۸ھ۔۱۹۹۷ میں پہلی مرتبہ طبع ہوئی ہے۔

۱۰۴۔ عبداللہ بن مبارک کے حالات دیکھیں''شذرات الذہب ابن العماد'' ۱،۲۹۵۔